سوال

لندن میں میرے گھر سے قریبی ترین مسجد ڈیڑھ کلومیٹر دور ہے، کیا میں اپنے گھر میں فرض نماز پڑھ سکتا ہوں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باجماعت ادا کرنا فرض ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ (النساء : 102)

اور جب تو ان میں موجود ہو، پس ان کے لیے نماز کھڑی کرے تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو تمھارے پیچھے ہو جائیں اور دوسری جماعت آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی، پس تیرے ساتھ نماز پڑھیں۔

اللہ تعالی نے حالت جنگ میں باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور احادیث میں جنگ کے دوران نماز پڑھنے کی مختلف کیفیات کا تفصیل کے ساتھ ذکر موجود ہے اس سے ہمیں آگاہی ملتی ہے کہ عام حالات میں بھی باجماعت نماز پڑھنا واجب ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ، فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ (صحيح البخاري، الأذان : **644**، صحيح مسلم ، المساجد ومواضع الصلاة : **651**)

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کسی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں تاکہ لکڑیوں کا ڈھیر لگ جائے، پھر نماز کے لیے کسی کو اذان دینے کے متعلق کہوں، پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کا امام بنے اور میں خود ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے)، پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔

مسجد سے گھر جتنا زیادہ دور ہوگا، اجر و ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

سیدنا ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ، فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى (صحيح البخاري، الأذان : 651)

لوگوں میں نماز میں سب سے زیادہ اجر و ثواب والا وہ آدمی ہے جو زیادہ دور اور زیادہ چلنے والا ہو۔

باجماعت نماز ادا کرنا اس شخص پر واجب ہے جو مسجد سے قریب رہتا ہو، یعنی اس کا گھر مسجد سے اتنا قریب ہو کہ اگر مؤذن بغیر سپیکر کے بلند آواز سے اذان دے، گاڑیوں وغیرہ کا شور شرابہ بھی نہ ہو اور ہوا بھی تھمی ہوئی ہو، تو اسے اذان سنائی دے، ایسے شخص پر باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں آنا واجب ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے مسجد تک لانے کے لیے کوئی شخص نہیں ہے، چنانچہ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت دے دی۔ جب وہ جانے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا:

هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَجِبْ (صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة: 653)

کیا تمہیں اذان سنائی دیتی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر آیا کرو۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِنْ عُذْرٍ (سنن ابن ماجہ، المساجد والجماعات: 793)

جس شخص نے اذان سنی اور نماز کے لیے نہ آیا تو اس کی نماز ہی نہیں، سوائے اس کے کہ اس کا کوئی عذر ہو۔

لیکن اگر اس کا گھر مسجد سے اتنا دور ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے بغیر اذان کی آواز نہیں آتی، تو اس کے لیے مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنا لازمی نہیں ہے، لیکن اگر وہ مسجد میں آتا ہے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالی کے ہاں زیادہ ہے۔

عام طور پر غیر مسلم ممالک میں مساجد میں لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی، وہاں اذان کی آواز ساتھ والے گھر میں بھی سنائی نہیں دیتی، وہاں ذرائع آمد و رفت بہترین ہوتے ہیں، اس لیے آپ کو چاہیے کہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی